مشرک ہندی
راجاؤں
کو ایک بار پھر محمود غزنوی کی ضرورت ہے
العزائم
موسسة العزائم

مشرک ہندی راجاؤں

کو ایک بار پھر محمود غزنوی کی ضرورت ہے

حق و باطل کی جنگ کے اس فیصلہ کن مرحلے میں پوری عالم کفر نے امت اسلامیہ کے خلاف ایک محاذ اپنایا ہے، مشرق و مغرب کے تمام کفار کی یہی ایک خواہش ہے کہ اسلام اور امت اسلامیہ کو تباہ کر دیا جائے، اس لیے کفار نے مسلمانوں کے خلاف ہمہ گیر جنگ شروع کر رکھی ہے۔

مسلمانوں کی زمینیں غصب ہیں، مسلمان بہنوں کی عزتیں محفوظ نہیں، اسلام اور شریعت اسلامیہ کا مذاق اڑایا جاتا ہے، اسلامی ممالک سے اسلامی قوانین مکمل طور پر مٹ چکے ہیں اور امت مسلمہ اس کمزوری کی حالت کو پہنچ چکی ہے کہ اب اسلام کی سرزمین پر کھلے عام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، قرآن کریم کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی، امہات المؤمنین اور اسلامی شعائر کی توہین کی جاتی ہے، اور بہت دلیری اور ڈھٹائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو گالیاں دی جاتی ہیں، لاکھوں مسلمان یہ سب کچھ حیرت انگیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کچھ نہیں کر سکتے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد کے مطابق یہ ایک " وھن " ہے، جو امت میں پیدا ہوئی ہے، یعنی دنیاوی محبت اور موت کے خوف سے وہ میدانِ جہاد میں نہیں جا سکتے ۔

عالم اسلام کے سینے پر طاغوت کے دبے ہوئے پنجوں کو ہٹانا اس وقت ممکن ہے جب محمد بن قاسم اور اس کے سپاہیوں کے گھوڑے ایک بار پھر سندھ کی سرزمین پر قدم رکھیں گے۔

قتیبہ بن مسلم کے سپاہی ترکستان اور ماوراء النهر کی طرف بڑھے، خالد بن ولید، سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پوتے میدان جنگ میں فارس اور روم کی فوجوں کو سینہ سپر ہوکر کھڑے ہو جائیں۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح تمام کفار اور مرتدین کے ساتھ ہمہ گیر جنگ شروع کر دی جائے، اور اس بار اصل طواغیت کے ساتھ ساتھ ابن علقمي، ابو عامر الفاسق وغیرہ جیسے کافروں کے ایجنٹ اور جاسوس جو کفار کی خدمت میں کفار سے زیادہ وفادار ہیں، بھی قتل کر دیئے جائے۔

پھر آپ دیکھیں گے کہ اسلام کی فوج کا ایک سرا اندلس کے محلات اور بڑے قلعوں میں گھومے گا اور

دوسرا سرا ہندوستان کی گنگا اور جمنا میں اپنے گھوڑوں کو پانی پلائے گا۔

لله الحمد، کہ خلافت اسلامیہ کے سپاہیوں نے اس عظیم مشن کو پورا کرنے کے لیے پوری دنیا میں عملی کام شروع کر دیا ہے، ہم تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مقدس کارواں میں شامل ہو کر امت کے ماضی کی شان کا ایک بار پھر اعادہ کریں۔

اسلام اور امت اسلامیہ کے خلاف جنگجوؤں کے گڑھ کے محافظوں میں سے ایک "ہندوستان" ہے، وہی ہندوستان جس کے راجاؤں اور بادشاہوں نے اسلامی تاریخ کے ہر دور میں اپنی شدید دشمنی کا اظہار کیا ہے، اور ہر دور میں مسلمانوں کو اپنے ظلم و جبر کی آگ میں لے جانے اور ان کو غلام بنانے کی کوشش کی ہے جس طرح فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا تھا۔

موجودہ مختصر تاریخ میں ہندوستان اور خطے کے باقی مسلمانوں پر ظلم و جارحیت اور اسلامی مقدسات کی بے حرمتی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے؛ لیکن حال ہی میں مسلمانوں اور اسلامی رسومات کے خلاف ہندی طواغیت کی ہمت عروج پر پہنچ چکی ہے۔

بغیر اس کے محمود غزنوی کے بیٹے آکر انہیں اپنے گھروں اور شہروں کے اندر خون میں نہلائے اور ان کے بتوں کو مسمار کریں کوئی حل نہیں ہے۔

کیونکہ اب ہندوستان کے دور دراز سے ایک مسلمان بہن کے بجائے ہزاروں مسلمان بہنیں پکار رہی ہیں اور ہر صبح اس امید سے اٹھتی ہیں کہ آج میرے مسلمان بھائی میری مدد کو آئیں گے اور مجھے ہندوستانی طواغیت کے مظالم اور بربریت سے بچائیں گے۔ لیکن... شام ہوتے ہی پھر سے ان پر مایوسی کی لہر پھیل جاتی ہے، اور سوچتی ہیں کہ ساری امت مر چکی ہے، واللہ المستعان

ہندوستان اور آس پاس کے علاقوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف دشمنی انتہا پسند ہندو قوم پرست پارٹی (بھارتیا جنتا پارٹی) کے اقتدار میں آنے کے بعد اپنے عروج پر پہنچ گئی ہے، جس کی سربراہی اسلام کے سخت ترین دشمن "نریندرا مودی" کر رہے ہیں۔

اسلام سے دشمنی کی ایک طویل تاریخ رکھنے والی یہ ہندو قوم پرست پارٹی خطے کے مسلمانوں کو محکوم بنانے کی بھی ذمہ دار ہے۔

اگر ایک طرف مسلمانوں کے خلاف زہر اگل رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کے عبادات اور مقدسات کا مذاق بھی اڑاتے ہیں۔

اس پارٹی نے تقریباً ۳۰ سال قبل بھارت کی اتر پردیش میں موجود مشہور بابری مسجد پر حملہ کر کے بہت سے مسلمانوں کا قتل عام کیا اور مسجد کو رام مندر میں تبدیل کر دیا جس کا افتتاح بھارتی انتخابات سے چند روز قبل ہندوستانی طاغوت نریندر مودی نے کیا تھا۔

مسجد کی اس بابرکت زمین پر اب گائے اور بتوں کی پوجا کی جاتی ہے اور اسی مبارک زمین پر مسلمانوں کو مزید نیچا دکھانے کے لیے ڈانس کلب، شراب نوشی اور فحش پارٹیاں منعقد کی گئیں، جس میں بھارت کے مشہور فلمی اداکاروں، امیروں، سیاستدانوں حتیٰ کہ خود شریر مودی نے بھی افتتاحی تقریب میں شرکت کی اور بابری مسجد کو رام مندر میں تبدیل کرنے کے فیصلے کو عادلانہ اور منصفانہ قرار دےدیا۔

کچھ عرصہ قبل مذکورہ پارٹی کی سرکردہ رکن اور ترجمان "نوپور شرما" نے بھی اپنی زبان بڑھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور مومنین کی ماں "اماں عائشہ رضی اللہ عنہا" کی شان میں گستاخانہ الفاظ کا استعمال کیا تھا، کہ میرا قلم ان الفاظ کو لکھنے سے قاصر ہے

اس سے کچھ عرصہ قبل مذکورہ نیشنلسٹ پارٹی کے ایک اور اعلی رکن نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی، اور اسی طرح اس ناپاک پارٹی کے دور اقتدار سے لے کر آج تک ایسا کوئی ہفتہ نہیں گزرا کہ اس جماعت کے اعلیٰ یا ادنیٰ سیاست دان نے اسلام، مسلمانوں اور اسلامی رسومات کے خلاف اپنی بدبودار منہ نہ کھولا ہو۔

اسی طرح مذکورہ پارٹی کے ایک اور سرکردہ امیدوار نے عام محضر میں مسلمانوں کو ''کیڑے مکوڑے'' کہا اور انہیں دو ٹانگوں والے جانوروں سے یاد کیا۔

اور پھر پارٹی کے دیگر ارکان مذکورہ امیدوار کے الفاظ کا دفاع بھی کر رہے تھے، یہاں تک کہ مجھے پارٹی کے ترجمان کے ساتھ الجزیرہ ٹی وی کا انٹرویو اب بھی یاد ہے، جب انہوں نے ان سے پوچھا: "کیا آپ مسلمانوں کے خلاف اپنی پارٹی کے رکن اور امیدوار کے ایسے نفرت انگیز بیانات کی مذمت کرتے ہیں؟"

اس نے بڑی دلیری کے ساتھ مسلمانوں پر الزام لگایا اور اس طرح کی توہین آمیز باتوں کو رد کرنے کے لیے تیار نہ ہوتے ہوئے کہتا تھا کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے، یہاں عام مسلمانوں کو نشانہ نہیں بنایا گیا، بلکہ یہاں بنگالی مسلمان مراد ہیں، تاہم، مسلمان سرحد نام کی کوئی چیز نہیں جانتے، اور ایک مسلمان کو مخاطب کرنے سے مراد تمام مسلمان ہیں، اور مذکورہ خبیث امیدوار نے تمام مسلمانوں کا موازنہ کیڑے مکوڑوں اور جانوروں سے بھی کیا تھا۔

لیکن اس بھارتی مشرک قوم پرست پارٹی کی شرارتیں اس وقت زور پکڑ گئیں جب چند روز قبل بھارت میں الیکشن اور انتخابی مہم شروع

ہوئی۔

مذکورہ پارٹی کے ہر امیدوار کی مہم کا اصل موضوع مسلمانوں کے خلاف نفرت اور پروپیگنڈہ پھیلانا تھا، یہاں تک کہ ہندوستان میں اس پارٹی کی طرف سے #لوک_سبھا نامی انتخابی مہم کی بنیاد مسلمانوں کی توہین، اور ان کے خلاف نفرت اور دشمنی پھیلانے کے لیے رکھی گئی ہے ۔

غور طلب ہے کہ گزشتہ اپریل میں احمد آباد کے لیے مذکورہ پارٹی کی امیدوار "کمپیلا مادھوی لتا" کو پولیس نے بیگم بازار میں اس وقت گرفتار کیا تھا جب اس نے مسلمانوں کے خلاف توہین آمیز تقریر کی، جس کی وجہ سے مسلمان غصہ ہو کر ابھر گئے تھے۔

مسلمانوں کے خلاف مودی کی پارٹی کی یہ دشمنی صرف نچلے درجے کے سیاست دانوں تک محدود نہیں ہے بلکہ پارٹی کے اعلیٰ ترین لوگ بھی اسلام اور مسلمانوں کے پورے مخالف ہیں۔

ابھی چند روز قبل نریندر مودی نے ہندوستانی وطن پرستوں میں مقبولیت حاصل کرنے کے لیے ایک انتخابی مہم کے اجلاس میں مسلمانوں کو " گھس بھیٹیوں/دراندازوں " کا خطاب کیا اور ان کو زیادہ بچے پیدا کرنے والوں کی نسبت کر کے مذاق اڑایا، بعد ازاں انسٹاگرام اور ٹوئٹر میں پارٹی کے آفیشل پیجز پر مسلم مخالف پوسٹس دیکھنے میں آئیں، جنہیں شدید ردعمل کے بعد پارٹی کے پیجز سے ڈیلیٹ کر دیا گیا۔

عام طور پر ہندوستانی مشـــــرکین اور گائے کی پوجا کرنے والی یہ احمق قوم اسلام سے شدید دشــــــمنی رکھتے ہیں، لیکن ہندؤں میں نریندرا مودی اور بی جے پی پارٹی کی مسلمانوں سے دشــمنی بالکل فرعون کی بنی اســرائیل ســـے دشمنی کی طرح ہے۔

اب ہندوســــتان میں تقریباً ۲۲ کروڑ یا ۲۲۰ ملین مسلمان ہندوؤں کی غلامی اور قید میں وحشت اور بربریت سے بھری راتیں گزار رہے ہیں۔

حجاب، مســاجد اور اسلامی مقدسات سے ان کی شدید دشمنی پہلی دشمنی نہیں تھی اور نہ ہی ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، امہات المؤمنین کی گستاخی اور عام مســلمانوں کی شان میں زبان درازی کرنا ان کا آخری جرم ہوگا۔

بلکہ اس پارٹــی کا قیام اور بنیاد اس خطے میں ہندو قوم پرســتوں کی حکومت اور حمایت کرنے اور مســلمانوں کو محکوم، حقیر اور ذلیل رکھنے کے لیے رکھی گئی ہے۔

ہندی بت پرستوں کا اسلام سے دشمنی کی ایک طویل تاریخی جرم تو ویســـے بھی معلوم ہے، لیکن حیرت ان لوگوں کی حالت پر ہے جو خود کو مسلمان کہتے ہوئے اور مجاہدین سمجھتے ہوئے مســــلمانوں کی بجائے ان ہندؤں کی رضامندی اہم ہے۔

اگر ہم مرتد ملیشــــیا کے حالات پر نظر ڈالیں تو ســـمجھ جائیں گے کہ جہاد کے نام پر ان وطن پرست ملیشیاؤں کی جنگ کا اصل مقصد کیا تھا؟!

طالبان ملیشـیا نے ہندو مشـرکین کی اسلام کے خلاف کیے جانے والے بے شمار جرائم پر نظر نہیں ڈالی، بلکہ ہندوستان کے ساتھ ہر قســـــم کے تعلقات بــنائے، یہاں تک کہ انہوں نے ان ہــندی مشـــــرکین کے ساتھ مومنوں کے خلاف موالات (دوستی) بھی کر لیا۔

انہوں نے ان کے ساتھ دہشــت گردی (اسلام) کے خلاف جنگ میں کندھے ســـے کندھا ملا کر کھڑے ہوئے، ان کی حفاظت کو اپنا فرض سمجھا اور ان سے ایک دن بھی نہیں پوچھا کہ:

تم کئی سالوں سے ان کروڑوں مسلمانوں پر ظلم کیوں کرتے ہو؟

تم اسلام اور اسلامی رسومات کا مذاق کیوں اڑاتے ہو؟

تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کیوں کرتے ہو؟

اصل میں ان (طالبان ملیشیا) کے لیے اسلام، امت اسلامیہ اور اسلامی مقدسات کی کوئی اہمیت نہیں، بلکہ ان کے لیے اپنے مفادات اہمیت رکھتے ہیں!

اب انہوں نے اسلام پر مبنی سیاست کرنے کے بجائے معیشت پر مبنی سیاست کا دم لیا ہے اور انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی کافر اسلام کو نقصان پہنچاتا ہے یا نہیں، صرف اس سے ان کی معیشت کو فائدہ پہنچ جائے۔

اگر آج وہ اسلام کے کٹر دشمن؛ ہندوستان، چین، روس، ایران، امریکہ اور برطانیہ جیسے بڑے طواغیت کے ساتھ چند ڈالر کے چند پیکجوں اور کئی منصوبوں پر عمل درآمد کے عوض سمجھوتہ کرنے کے لیے تیار ہیں اور ان کے ساتھ دہشت گردی کے خلاف جنگ پر فخر کرتے ہوئے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہیں؛ تو وہ وقت دور نہیں کہ کل وہ چند ٹکوں کے عوض یہودیوں کے ساتھ بھی کھڑے ہو کر دجال کے پیروکار بن جائیں۔

متحدہ عرب امارات، ترکی اور قطر سمیت دنیا کے تمام صلیبیوں، ملحدوں اور گائے کی پوجا کرنے والوں سے قریبی تعلقات اس کی واضح دلیل ہے۔

ہندی مشرکین کے ساتھ غزوے کی فضیلت احادیث میں ثابت ہے اور اس غزوے کے شہداء کو بہترین شہداء کہا گیا ہے، لہٰذا وہ ملیشیا اور حکومتیں جنہوں نے ہندی مشرکین کی دُم پکڑی ہے، ان کی امن برقرار رکھنے کے لیے مومنین کی جاسوسی کرتے ہیں، اور بالواسطہ یا بلاواسطہ حفاظت اور مدد کرتے ہیں وہ بھی ہندی مشرکین کی پہلی صف کے ساتھی ہیں اور ان کا خاتمہ ہندی مشرک کی طرح ضروری ہے۔

ایک طرف طالبان ملیشیا خود کو مجاہدین کہتی ہیں اور دوسری طرف کافروں کی حفاظت کرنا ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، بالخصوص خطے میں ہندوؤں کو اپنے سٹریٹیجک پارٹنر سمجھتے ہیں اس کے باوجود کہ دوحہ معاہدے میں ہندی کافروں کا کوئی دخل نہیں ہے۔

ایک طرف طالبان ملیشیا خود کو مجاہدین کہتی ہیں اور دوسری طرف کافروں کی حفاظت کرنا ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، بالخصوص خطے میں ہندوؤں کو اپنے سٹریٹیجک پارٹنر سمجھتے ہیں اس کے باوجود کہ دوحہ معاہدے میں ہندی کافروں کا کوئی دخل نہیں ہے۔

اگر وہ یہ دلیل پیش کریں کہ ہندو فوجی حربی کفار نہیں ہیں کیونکہ ہمارا ان سے معاہدہ ہے، اور اپنے کفر کے لیے راہ نکالنے کی کوئی حیلہ بنائیں (چال چلیں) تو ہم ان سے کہتے ہیں کہ یہ کیسا صلح ہے جو ٹوٹتا ہی نہیں۔

یہ کیسا صلح ہے جو کفار کی ہزاروں مسلمان بہنوں کی عصمتوں پر ڈاکہ ڈالنے کے بعد بھی ختم نہیں ہوئی ؟ تاہم، بنی قینقاع کے یہودیوں کے ساتھ صلح ایک مسلمان بہن کے سر پر ختم ہوئی تھی۔

اب عام مومنین تو کیا انہوں نے مومنوں کی ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف بھی زبان درازی کی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہا ہے!

یہ کیسی صلح ہے کہ اسلامی رسومات کا مذاق اڑانے اور اسلامی مقدسات کی توہین کرنے سے نہیں ٹوٹ سکتی؟

لیکن اصل بات یہ ہے کہ مرتد طالبان ملیشیا اور ہندی مشرکین میں کوئی فرق نہیں ہے؛ دونوں کا ہدف اہل ایمان کو تباہ کرنا اور عالمی جاہلانہ نظام کو ٹوٹنے سے بچانا ہے۔

ہم ہندوستان اور آس پاس کے مسلم نوجوانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ: آپ ہر روز ہندی مشرکین بالخصوص نریندر مودی اور بی جے پی کی اسلام دشمن سیاست دیکھتے آرہے ہیں، اس لیے اگر آپ نے ہندی مشرکین کی جڑ نکالنے کے لیے بروقت کارروائی نہ کی تو آپ کو ایسی رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا جس سے آپ کو فرار کی کوئی صورت نہیں ملے گی۔

اے مسلمانو! آپ نے دیکھا کہ ہندوستانی مشرکین نے مسلمان بہنوں کی عزتیں لوٹیں، اسلامی رسومات کا مذاق اڑایا، اسلامی

مقدسات کی توہین کی اور یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھی زبان درازی کی،

تو آپ ان ہندی مشرکین سے اور کیا دیکھنے کے منتظر ہیں ؟ تاکہ پھر ان سے بغاوت اور ان کے خلاف مسلح قیام کریں

ہندی مشرکین اور ہندوستانی طواغیت کو ختم کرنے کا واحد راستہ مسلح جہاد کرنا اور ان کے خلاف اپنے سلف کی طرح قتال کا راستہ اپنانا ہے۔

محمد بن قاسم اور اس کے ساتھیوں کی طرح مسلمان بہنوں کی آواز پر لبیک کی ضرورت ہے اور ہندی مشرکین کو ہر شہر میں اس طرح قتل کیا جائے کہ کوئی مشرک کسی مسلمان بہن کی بے حرمتی کا سوچ بھی نہ سکے۔

محمود غزنوی اور اس کے ساتھیوں کی طرح ہندوستان کے ہر شہر کو ہندی مشرکین کے قبرستان میں بدل دیں اور ہندو بتوں کو ایک سرے سے تباہ کر دیں تاکہ کسی مشرک کو پوجا کے لیے بت بھی نہ ملے۔

ہندی مشرکین سے انتقام لینے کے لیے ہجرت اور جہاد کا راستہ چنیں، مسلمانوں کو ممکنہ طور پر محفوظ طریقے سے ہجرت اور جہاد کی طرف دعوت دیں، ہجرت اور جہاد کے علاوہ باقی سارے راستے کعبہ کے بجائے ترکستان چلے گئے ہیں جو ہماری کسی مصیبت کا علاج نہیں ہو سکتے ۔

ہندی مشرکین کو گاڑیوں سے مار کے روند ڈالیں، ان کے پیٹ میں چھریاں گھونپ دیں، ان کے مندروں، مکانوں، گاڑیوں، املاک اور فصلوں کو جلا دیں، پرہجوم مقامات کو نشانہ بنا کر دکھائیں کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ابھی زندہ ہے۔

اگر آپ ہندوستان میں ان طواغیت تک نہ پہنچ سکو تو خلافت اسلامیہ کے تمام ولایات (صوبوں) کے دروازے آپ کے لیے کھلے ہیں، ہجرت کریں اور ہندی مشرکین سے بدلہ لینے کے لیے خود کو تیار کریں، عنقریب وہ دن آنے والے ہیں جب آپ مجاہدین کے قافلے سمیت غزوہ ہند کے لیے ہندوستان کی طرف جائیں گے اور ہندی مشرکین کو ان کے تمام مظالم کا حساب دیں گے، ان شاءاللہ ۔